(۱)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Ph. : (01336) 222429
Fax : (01336) 222768

Web : www.darululoom-deoband.com
Email: info@darululoom-deoband.com

دارالعلوم دیوبند

Darul-Uloom, Deoband. U.P. India

التاریخ.................. حوالہ..................

باسمہٖ سبحانہ وتعالیٰ

۶۸۱/ن

حضرات مفتیان کرام دارالافتا دارالعلوم دیوبند!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ملک کے موجودہ حالات کے پیش نظر نماز جمعہ کے سلسلہ میں پہلے یہ ہدایت دی گئی تھی کہ مساجد کے اندر تو امام، مؤذن اور دو، تین افراد مل کر نماز جمعہ ادا کرلیں اور باقی حضرات اگر کسی کے مکان کی بیٹھک یا باہری کمرہ میں اِذن عام کی شرط کے ساتھ جمعہ ادا کرسکتے ہوں، یعنی انتظامیہ کی طرف سے کسی پریشانی کا اندیشہ وغیرہ نہ ہو تو جمعہ ادا کریں اور جن لوگوں کے لیے جمعہ کی صورت نہ بن سکے تو وہ اپنے اپنے گھروں پر انفرادی طور پر ظہر کی نماز پڑھیں۔ اور دارالافتا سے مفتی محمود حسن صاحب بلند شہری اور مفتی زین الاسلام صاحب نے بھی آڈیو فون پر لوگوں کو یہی مسئلہ بتایا، میں نے اپنی آڈیو میں ان دونوں حضرات کا حوالہ بھی دیا تھا۔

پھر جمعرات کو دارالعلوم کے مفتیان کرام نے بھی باہمی مشورے سے یہی طے کیا تھا، جس کا مجھے علم نہ ہوسکا۔ اس کے بعد جمعہ کو بعض اہل علم اور مفتیان کرام کی رائے اس کے خلاف سامنے آئی؛ اس لیے میں نے اُن حضرات کی تحریر کی بنیاد پر ''نماز جمعہ سے متعلق ضروری وضاحت'' کے عنوان سے ایک تحریر جاری کردی، جمعہ کا دن تھا، اور جمعہ کا وقت قریب تھا؛ اس لیے آپ حضرات سے مشورہ نہیں کیا جاسکا اور اب اکثر اہل علم نے اُن حضرات کی تحریر پر بے اطمینانی کا اظہار کیا ہے۔ پس ایسی صورت میں آپ حضرات درج ذیل مسائل کے سلسلہ میں تحریری طور پر دارالافتا کے موقف سے مطلع فرما کر ممنون فرمائیں؛ تاکہ آئندہ لوگوں کو اسی کے مطابق عمل کی ہدایت دی جائے:

(۱) ملک کی موجودہ صورت حال میں مساجد اور غیر مساجد میں جمعہ کے باب میں حکم شرعی کیا ہے؟

(۲) جن لوگوں کے لیے جمعہ کی کوئی صورت نہ بن سکے، وہ ظہر کی نماز جماعت سے پڑھیں گے یا انفرادی طور پر؟

ابوالقاسم نعمانی غفرلہ
مہتمم دارالعلوم دیوبند
۱۴۴۱/۸/۳ھ = ۲۰۲۰/۳/۲۹ء

۱۰۶/تتمہ/ن ۱۴۴۱ھ بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب وباللہ التوفیق:۔ (۱): کورونا وائرس کو لے کر پورے ملک میں جو لاک ڈاؤن ہوا ہے، اُس کے پیش نظر، حالات کی بحالی تک مساجد یا غیر مساجد میں جمعہ کے سلسلہ میں درج ذیل تفصیل ہوگی:

الف: جن شہروں، قصبات یا بڑے گاؤوں میں جمعہ کی شرائط پائی جاتی ہیں اور وہاں کی مساجد میں باقاعدہ جمعہ ←

ہوتا آرہا ہے، وہاں موجودہ صورت حال میں انتظامیہ (پرشاسن) کی طرف سے جتنے افراد کی اجازت ہو، اُن کے ساتھ جمعہ قائم کیا جائے بہ شرطیکہ امام کے علاوہ کم از کم تین مرد مقتدی ہوں۔ اور اگر کسی شہر یا قصبہ میں موجودہ صورت حال سے پہلے، وہاں کی بعض مساجد میں جمعہ ہوتا تھا اور بعض میں نہیں تو جن مساجد میں جمعہ نہیں ہوتا تھا، وہاں بھی حالات کی بحالی تک (انتظامیہ کی اجازت کے مطابق) چار، پانچ افراد کے ساتھ جمعہ ادا کرلیا جائے؛ تاکہ کچھ لوگوں کا جمعہ وہاں ہوجائے۔

اور ملک کی موجودہ صورت حال میں مساجد میں جو پانچ، چھ سے زائد لوگوں کو منع کیا جارہا ہے، یہ قانونی مصلحت اور حکومتی پابندی کی بنا پر ہے اور ایسی ممانعت اذن عام کے منافی نہیں ہوتی؛ کیوں کہ مقصد لوگوں کو نماز جمعہ سے روکنا نہیں ہے؛ بلکہ قانون شکنی کی صورت میں ہونے والی بڑی پریشانیوں سے بچنا ہے۔

أما إذا كان لمنع عدو يخشى دخوله وهو في الصلاة فالظاهر وجوب الغلق اهـ. حلبي (حاشية الطحطاوي على الدر، ١: ٣٤٤، ط: مكتبة الاتحاد، ديوبند).

قوله: "لم تنعقد": يحمل على ما إذا منع الناس **لا ما إذا كان لمنع عدو أو لقديم عادة**، وقد مر (المصدر السابق، ١: ٣٤٤، ط: مكتبة الاتحاد، ديوبند).

امداد الفتاوی میں ہے:

اذن عام ہونا بھی منجملہ شرائط صحت جمعہ ہے، جس کے معنی یہ ہیں کہ خود نماز پڑھنے والے کو روکنا وہاں مقصود نہ ہو، باقی اگر روک ٹوک کسی اور ضرورت سے ہو، وہ اذن عام میں مخل نہیں۔ (امداد الفتاوی، ۱: ۶۱۴، مطبوعہ: مکتبہ زکریا دیوبند)۔

امداد الاحکام میں ہے:

اگر چھاؤنی یا قلعہ میں جمعہ ادا کیا جائے تو جائز ہے گو چھاؤنی اور قلعے میں دوسرے لوگ نہ آسکتے ہوں؛ کیوں کہ مقصود نماز سے روکنا نہیں ہے؛ بلکہ انتظام مقصود ہے۔ (امداد الاحکام، ۱: ۷۵۱، مطبوعہ: مکتبہ دار العلوم کراچی)۔

ب: محلّہ کے جو لوگ مسجد میں جمعہ ادا نہ کرسکیں اور وہ اپنی بیٹھک یا باہری کمرے میں انتظامیہ کی طرف سے کسی پریشانی یا روک ٹوک کے بغیر، اذن عام کے ساتھ جمعہ قائم کرسکتے ہوں، یعنی: آس پاس والوں کو جمعہ کی اطلاع کردی جائے تاکہ جو کوئی جمعہ میں آنا چاہے، آسکے اگرچہ قانونی مصلحت اور حکومتی پابندی کی وجہ سے پانچ کے بعد مزید لوگوں کو منع کردیا جائے تو وہ حضرات بھی امام کے علاوہ کم از کم تین بالغ مرد مقتدیوں کو لے کر مختصر خطبہ اور مختصر قراءت کے ساتھ جمعہ ہی ادا کریں۔ اور اگر کسی جگہ انتظامیہ کی طرف سے کسی پریشانی یا روک ٹوک کا اندیشہ ہو تو جمعہ سے پہلے زبانی بات چیت کے ذریعے انھیں اعتماد میں لے لیا جائے۔

اور بہ طور احتیاط درج ذیل ۲/ باتوں کا مزید لحاظ رکھا جائے:

ایک: جو شخص اپنے گھر کی بیٹھک یا باہری کمرے میں آس پاس کے تین، چار لوگوں کے ساتھ جمعہ قائم کرنا چاہے، وہ خطرات اور اندیشوں کے سلسلے میں محض اپنی رائے پر بھروسہ نہ کرے؛ بلکہ ایک، دو مقامی علما اور حالات وواقعات پر گہری نظر رکھنے والے اہل محلّہ سے بھی مشورہ کرلے۔

دوسری بات: آیندہ کے حالات کے بارے میں فی الحال کچھ نہیں کہا جاسکتا؛ اس لیے ہر جمعہ کو بیٹھک یا باہری کمرے میں جمعہ قائم کرنے میں خاص اُس دن کے حالات مدنظر رکھے جائیں، حالات سے صرف نظر کرکے کسی سابقہ جمعہ کو نظیر نہ بنایا جائے، یعنی: اگر کسی جمعہ میں حالات زیادہ سخت ہوجائیں تو اُنھیں مدنظر رکھا جائے۔

ج: اور جو حضرات اپنی بیٹھک یا باہری کمرے میں اوپر ذکر کردہ تفصیل کے مطابق جمعہ قائم نہ کرسکیں، خواہ اس وجہ سے کہ کوئی جمعہ پڑھانے والا میسر نہ ہو یا انتظامیہ کی طرف سے کسی پریشانی یا روک ٹوک کا اندیشہ ہو اور انتظامیہ کو اعتماد میں نہ لیا جاسکے یا کسی کی طبیعت پر خوف وہراس غالب ہو یا امام کے علاوہ مرد مقتدی صرف ایک یا دو ہوں، وہ حضرات شریعت کی نظر میں معذور ہوں گے اور اُن کے لیے جمعہ کی جگہ ظہر پڑھنا بلا کراہت درست ہوگا؛ کیوں کہ اسلام میں اپنے کو پریشانی میں ڈالنے کا حکم نہیں ہے اور نہ اس کی اجازت ہے۔

(۲): شہر، قصبہ یا بڑے گاؤں میں جن لوگوں کے لیے جمعہ کا نظم نہ ہوسکے یا وہ کسی عذر کی بنا پر یا بلا عذر جمعہ نہ پڑھ سکیں، وہ ظہر کی نماز تنہا، تنہا پڑھیں گے، جماعت کے ساتھ نہیں؛ کیوں کہ جس بستی میں جمعہ کی شرائط پائی جاتی ہوں اور وہاں جمعہ قائم ہوتا ہو، خواہ ایک جگہ یا متعدد جگہ، نیز بڑی جماعت کے ساتھ یا چھوٹی جماعت کے ساتھ، وہاں معذور یا غیر معذور ہر ایک کے لیے ظہر کی نماز با جماعت مکروہ ہے، فقہ حنفی کی تمام بنیادی کتابوں اور اکابر علمائے دیوبند کے فتاوی میں ایسا ہی ہے اور فقہی دلائل کی بنیاد پر یہی صحیح ہے۔ اور جو لوگ ظہر با جماعت کی اجازت دیتے ہیں، اُن کی رائے پر اکثر اہل علم واصحاب فتوی کا عدم اطمینان بجا ہے۔

قوله: وصورة المعارضة": لأن شعار المسلمين في هذا اليوم صلا الجمعة، وقصد المعارضة لهم يؤدي إلى أمر عظيم، فكان في صورتها كراهة التحريم، رحمتي (رد المحتار، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ۳: ۳۳، ط: مكتبة زكريا ديوبند، ۵: ۶۸، ت: الفرفور، ط: دمشق)۔

لأن المأمور به في حق من يسكن المصر في هذا الوقت شيئان: ترك الجماعة وشهود الجمعة، وأصحاب السجن قدروا على أحدهما وهو ترك الجماعة فيأتون بذلك (المبسوط للسرخسي، باب صلاة الجمعة، ۲: ۳۶، ط: دار المعرفة، بيروت)۔

اور جن چھوٹے گاؤں میں جمعہ کی شرائط نہیں پائی جاتیں، وہاں کے باشندگان، حسب معمول، جمعہ کے دن بھی مسجد یا اپنے اپنے گھروں میں ظہر کی نماز با جماعت ادا کریں گے، انھیں ظہر کی نماز تنہا، تنہا پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

ومن لا تجب عليهم الجمعة من أهل القرى والبوادي لهم أن يصلوا الظهر بجماعة يوم الجمعة بأذان وإقامة (الفتاوى الخانية على هامش الهندية، كتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، ۱: ۱۷۷، ط: المطبعة الكبرى الأميرية، بولاق، مصر).

(قوله: في مصر): أما في حق أهل السواد فغير مكروه؛ لأنه لا جمعة عليهم (حاشية الطحطاوي على الدر، ۱: ۳۴۶، ط: مكتبة الاتحاد، ديوبند).

واضح رہے کہ دونوں سوالوں کے جواب میں فقہ حنفی کے بنیادی مراجع اور اکابر علمائے دیوبند کے فتاوی اور اختلاف کی صورت میں راجح قول کا لحاظ کیا گیا ہے؛ البتہ تطویل سے بچنے کے لیے صرف اہم وضروری حوالہ جات پر اکتفا کیا گیا ہے۔ فقط واللہ تعالی أعلم۔

۱۴۴۱/۸/۶ھ = ۱/۴/۲۰۲۰ء، چہار شنبہ

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح